سوال

مقروض کوزکوۃ دینے کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میرا ایک آدمی پر لاکھوں روپے قرض ہے۔ میں اسے کچھ رقم زکوۃ میں چھوڑنا چاہتا ہوں۔ مگر اس کو یہ بتانا نہیں چاہتا، کیونکہ اس طرح وہ اس طمع میرا قرضہ دینے سے بے فکر ہو جائے گا۔ میں آخری میں اسے وہ رقم دے دوں گا، کیا میرا یہ عمل درست ہے۔؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسے مقروض شخص کو زکوۃ دی جا سکتی ہے، جو اپنا قرض ادا کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ اگر مقروض تنگدست اور زکوٰۃ کا مستحق ہو تو مکمل قرض یا قرض کے کچھ حصہ کو اس پر صدقہ (یعنی معاف) کیا جا سکتا ہے بلکہ کرنا چاہئے، اور یہی دین اسلام کا حُسن ہے، اور زکوٰۃ بھی فرضی صدقہ ہے۔ سودی نظام میں تو سود خور کو اپنی رقم سود کے ساتھ ہر حال میں درکار ہوتی ہے خواہ مقروض کو اپنے جسم کا کچھ حصہ کاٹ کر ہی کیوں نہ دینا پڑے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سود کی مذمت بیان فرماتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول سے جنگ قرار دیا ہے، اور صرف اصل مال ہی واپس لینے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے، اور اگر مقروض کیلئے مال واپس کرنا مشکل ہو جائے تو اسے معاف کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو ظاہری سی بات ہے کہ فرضی یا نفلی صدقہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَروا ما بَقِيَ مِنَ الرِّبا إِن كُنتُم مُؤمِنينَ *فَإِن لَم تَفعَلوا فَأذَنوا بِحَربٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسولِهِ وَإِن تُبتُم فَلَكُم رُءوسُ أَموالِكُم لا تَظلِمونَ وَلا تُظلَمونَ وَإِن كانَ ذو عُسرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلىٰ مَيسَرَةٍ وَأَن تَصَدَّقوا خَيرٌ لَكُم إِن كُنتُم تَعلَمونَ [البقرة: 278-280 کہ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو (۲۷۸) اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے گا (۲۷۹) اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہئے اور صدقہ کرو تو تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے، اگر تم میں علم ہو۔'' واضح رہے کہ قرض دیتے وقت تو نیت قرض ہی کی ہوتی ہے لیکن اس صورت میں مال قرض خواہ کا ہی ہوتا ہے جو اس نے مخصوص مدّت کے بعد واپس لینا ہوتا ہے۔ مقروض کی تنگدستی کی صورت میں وہ فرضی یا نفلی صدقہ کی نیّت سے کچھ یا سارا مال ہی معاف کرنے کا فیصلہ کر سکتا ہے جو درج بالا آیت کریمہ کے مطابق بہت فضیلت والی بات ہے۔ البتہ کسی کو تحفہ دینے یا فقیر کو نفلی صدقہ دینے کے بعد چونکہ وہ مال اس کا رہ نہیں جاتا بلکہ موہوب لہ یا فقیر کا بن جاتا ہے، لہٰذا وہ کچھ عرصہ کے بعد نیّت تبدیل کر کے اسے زکوٰۃ قرار نہیں دے سکتا۔ ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی